2564 ـ دوران حیض قرآن مجید كی تلاوت

سوال

كیا عورت دوران حیض قرآن مجید كی تلاوت كر سكتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اہل علم كے ہاں یہ مسئلہ اختلافی ہے:

جمہور فقہاء كرام حالت حیض میں قرآن مجید كی تلاوت كی حرمت كے قائل ہیں، اس لیے عورت حیض میں تلاوت نہیں كر سكتی، اس سے صرف ذكر و اذكار اور دعاء مستثنی ہے جس سے تلاوت كا قصد نہ ہو، مثلا بسم اللہ الرحمن الرحیم، انا للہ و انا الیہ راجعون، ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار الخ اس كے علاوہ دوسری دعائیں جو قرآن مجید میں وارد ہیں وہ عمومی ذكر میں شامل ہیں.

فقہاء نے ممانعت كے كئی ایك امور اور دلائل بیان كیے ہیں:

1 ـ یہ عورت جماع سے جنابت والے كے حكم میں ہے كہ دونوں پر غسل فرض ہوتا ہے، اور حدیث میں ثابت ہے كہ:

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ بیان كرتے ہیں كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں قرآن مجید كی تعلیم دیا كرتے تھے، اور جنابت كے علاوہ كوئی اور چیز انہیں ایسا كرنے سے نہیں روكتی تھی "

سنن ابو داود (1 / 281) سنن ترمذی حدیث نمبر (146) سنن نسائی (1 / 144) سنن ابن ماجہ (1 / 207) مسند احمد (1 / 84) صحیح ابن خزیمۃ (1 / 104) امام ترمذی نے اسے حسن صحیح كہا ہے، اور حافظ ابن حجر كہتے ہیں:

حق یہی ہے كہ یہ حسن كے درجہ كی ہے اور قابل حجت ہے.

2 ـ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" حائضہ عورت اور جنبی شخص قرآن میں سے کچھ بھی نہ پڑھے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (131) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (595) سنن دار قطنی (1 / 117) سنن البیھقی (1 / 89).

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اسماعیل بن عیاش حجازیوں سے روایت کرتے ہیں، اور اس کا حجازیوں سے روایت کرنا ضعیف ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: حدیث کا علم رکھنے والوں کے ہاں بالاتفاق یہ حدیث ضعیف ہے. اھ

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن تیمیۃ (21 / 460) اور نصب الرایۃ (1 / 195) اور التلخیص الحبیر (1 / 183).

اور بعض اہل علم حائضہ عورت کے لیے قرآن مجید کی تلاوت جائز قرار دیتے ہیں، امام مالك کا مسلك یہی ہے، اور امام احمد سے بھی ایك روایت ہے جسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اختیار کیا اور امام شوکانی نے راجح قرار دیا ہے، انہوں نے کئی ایك امور سےاستدلال کیا ہے:

1 ـ اصل میں اس کا جواز اور حلت ہی ہے حتی کہ اس کی ممانعت میں کوئی دلیل مل جائے، لیکن ایسی کوئی دلیل نہیں ملتی جو حائضہ عورت کو قرآن کی تلاوت سے منع کرتی ہو.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

حائضہ عورت کی تلاوت کی ممانعت میں کوئی صریح اور صحیح نص نہیں ملتی.

اور ان کا کہنا ہے: یہ تو معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی عورتوں کو حیض آتا تھا، لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قرآن کی تلاوت سے منع نہیں کیا، جس طرح کہ انہیں ذکر و اذکار اور دعاء سے منع نہیں فرمایا.

2 ـ اللہ سبحانہ وتعالی نے قرآن مجید کی تلاوت کا حکم دیا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کی تعریف کی اور اسے عظیم اجروثواب دینے کا وعدہ فرمایا ہے، چنانچہ اس سے منع اسی وقت کیا جا سکتا ہے جب کوئی دلیل مل جائے، لیکن کوئی دلیل ایسی نہیں جو حائضہ عورت کو قرآن مجید کی تلاوت سے منع کرتی ہو، جیسا کہ بیان بھی ہو چکا ہے.

3 ـ قرآن مجيد كى تلاوت منع كرنے ميں حائضہ عورت كا جنبى پر قياس كرنا صحيح نہيں بلكہ يہ قياس مع الفارق ہے، كيونكہ جنبى شخص كے اختيار ميں ہے كہ وہ اس مانع كو غسل كر كے زائل كر لے، ليكن حائضہ عورت ايسا نہيں كر سكتى، اور اسى طرح غالبا حيض كى مدت بھى لمبى ہوتى ہے، ليكن جنبى شخص كو نماز كا وقت ہونے پر غسل كرنے كا حكم ہے.

4 ـ حائضہ عورت كو قرآن مجيد كى تلاوت سے منع كرنے ميں اس كے ليے اجروثواب سے محرومى ہے، اور ہو سكتا ہے اس كى بنا پر وہ قرآن مجيد ميں سے كچھ بھول جائے، يا پھر اسے تعليم كے دوران قرآن مجيد پڑھنے كى ضرورت ہو.

مندرجہ بالا سطور سے حائضہ عورت كے ليے قرآن مجيد كى تلاوت كے جواز كے قائلين كے دلائل كى قوت ظاہر ہوتى ہے، اور اگر عورت احتياط كرتے ہوئے قرآن مجيد كى تلاوت صرف اس وقت كرے جب اسے بھول جانے كا خدشہ ہو تو اس نے محتاط عمل كيا ہے.

يہاں ايك تنبيہ كرنا ضرورى ہے كہ جو كچھ اوپر كى سطور ميں بيان ہوا ہے وہ حائضہ عورت كے ليے زبانى قرآن مجيد كى تلاوت كے متعلق ہے.

ليكن قرآن مجيد ديكھ كر تلاوت كرنے كا حكم اور ہے، اس ميں اہل علم كا راجح قول يہ ہے كہ قرآن مجيد سے تلاوت كرنا حرام ہے، كيونكہ اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اسے پاكبازوں كے علاوہ اور كوئى نہيں چھوتا .

اور اس خط ميں بھى ذكر ہے جو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے عمرو بن حزم كو دے كر يمن كى طرف بھيجا تھا اس ميں ہے:

" پاك شخص كے علاوہ قرآن مجيد كو كوئى اور نہ چھوئے "

موطا امام مالك (1 / 199) سنن نسائى (8 / 57) ابن حبان حديث نمبر (793) سنن بيہقى (1 / 87).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

شہرت كے اعتبار سے علماء كى ايك جماعت نے اس حديث كو صحيح كہا ہے.

اور امام شافعی کہتے ہیں: ان کے ہاں ثابت ہے کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خط ہے.

اور ابن عبد البر کہتے ہیں:

سیرت نگاروں اور اہل معرفت کے ہاں یہ خط مشہور ہے اپنی شہرت کی بنا پر یہ اسناد سے مستغنی ہے، کیونکہ لوگوں کا اس خط کو قبولیت دینا تواتر کے مشابہ ہے. اھـ

اور شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

یہ صحیح ہے.

دیکھیں: التلخیص الحبیر (4 / 17) اور نصب الرایۃ (1 / 196) اور ارواء الغلیل (1 / 158)، حاشیۃ ابن عابدین (1 / 159) المجموع (1 / 356) کشاف القناع (1 / 147) المغنی (3 / 461) نیل الاوطار (1 / 226) مجموع الفتاوی ابن تیمیۃ (21 / 460) الشرح الممتع للشیخ ابن عثیمین (1 / 291).

اس لیے اگر حائضہ عورت قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا چاہے تو وہ اسے کسی منفصل چیز کے ساتھ پکڑے مثلا کسی پاک صاف کپڑے یا دستانے کے ساتھ، یا قرآن کے اوراق کسی لکڑی اور قلم وغیرہ کے ساتھ الٹائے، قرآن کی جلد کو چھونے کا حکم بھی قرآن جیسا ہی ہے.

واللہ اعلم .